سر غوری صاحب: محبت و شفقت کا دوسرا نام

جس طرح ایک مکمل گھر میں سربراہ کے ہونے سے ایک تحفظ کا احساس ہوتا ہے، بالکل اسی طرح مجھے ''المورد'' میں غوری صاحب انتہائی شفیق بزرگ اور سربراہ کی حیثیت سے محسوس ہوتے تھے۔ میں نے ''المورد'' دسمبر ۲۰۰۴ء میں جوائن کیا۔ اس روز سے لے کر آج تک میں نے غوری صاحب کو بے پناہ محبت و پیار تقسیم کرنے والا اور بہت زیادہ خیال رکھنے والا انسان پایا۔ غوری صاحب کی بہت سی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ تھی کہ جب کوئی ان کے سامنے اپنا مسئلہ بیان کرتا تو پھر وہ اس مسئلے کو اپنا مسئلہ بنا لیتے اور اسے حل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے۔ اگست ۲۰۱۰ء میں مجھے کچھ مالی مسائل کا سامنا کرنا پڑا، میں نے غوری صاحب سے اس سلسلے میں بات کی تو انھوں نے نہ صرف یہ کہ فوری انتظام کیا، بلکہ میں کسی وجہ سے ان کی طرف جا نہ سکا تو غوری صاحب خاص طور پر خود ''المورد'' تشریف لائے، اتفاق ایسا کہ میں ''المورد'' میں بھی موجود نہ تھا، انھوں نے مجھ سے فون پر رابطہ کیا اور اپنے خاص لہجے میں مخاطب ہوئے: ''ہاں بھئی کاکا میں پیسے لے کے ''المورد'' بیٹھا ہوں، تو کہاں ہے.....'':

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں

غوری صاحب ''المورد'' میں ہر مہینے، ایک دو مرتبہ کھانے کا اہتمام، خاص اپنی جیب سے کرتے تھے۔ یہ ان کی تمام لوگوں سے محبت کا خصوصی اظہار ہوتا تھا۔ اگر کبھی ایسا نہ ہوتا تو کوئی ایک چیز، مثلاً سموسے وغیرہ منگوا کر سب میں تقسیم کرتے۔ اکثر خشک میوہ جات اپنے ہاتھوں سے ہر ایک کی سیٹ پر جا کر دیتے۔ ان کی کتابوں کی تیاری کے سلسلے میرا اکثر اردو کمپوزنگ کے کام کے حوالے سے ان کے کمرے میں جانا ہوتا تو وہ سب سے پہلے کھانے والی کسی نہ کسی

چیز کی مٹھی بھر کر جیب میں ڈالتے اور پھر کہتے کہ اب کام شروع کرو۔ مجھے اکثر کہتے: ''اوے بدمعاش، تو میری چھری تے کیوں نہیں ڈردا''۔ غوری صاحب اپنے پاس ہر وقت ایک فرضی چھری رکھتے تھے اور سب کو اس سے ڈرا کر تیر کی طرح سیدھا رکھتے تھے۔

ہم جب کبھی کسی تفریحی پارک میں جاتے تو اس میں غوری صاحب خصوصی طور پر شرکت فرماتے اور ہم سب میں ایسے گھل مل جاتے، جیسے وہ ہمارے ایج فیلو ہیں۔ ان موقعوں پر کھانے پینے اور جگہ کے انتخاب کے حوالے سے بالکل دوستوں کی طرح ہمیں اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازتے۔

غوری صاحب محبت وشفقت کا حسین امتزاج تھے۔ جو کوئی ان سے ایک مرتبہ مل لیتا، ان کا گرویدہ ہو جاتا۔ پہلی ملاقات ہی میں وہ ایسا تاثر دیتے جیسے آپ کو برسوں سے جانتے ہیں۔ ایسے لوگ دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں، اور ان کے لیے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے۔

۱۷/ اپریل جمعرات کے روز غوری صاحب سے ظہر کے وقت آخری ملاقات ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ ''بس دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح چلدا پھردا اٹھا لیوے'':

آخری بات ہے اب بات نہ ہو گی شاید
آج کے بعد ملاقات نہ ہو گی شاید

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اپنی رحمت خاص کے سائے میں اعلیٰ مقام سے سرفراز کرے۔ آمین۔

—— نعیم احمد

(رکن شعبۂ تدوین، ماہنامہ اشراق)